گلدستۂ

حمد وسلام

حمد وسلام اور مناجات کا مجموعہ

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق محفوظ

سنہ ۱۴۲۴ھ ـــــــــ سنہ ۲۰۰۳ء

نام کتاب :.......... گلدستۂ حمد مناجات وسلام

مؤلف :.............. مولانا محمد ثانی حسنیؒ

صفحات :................................ ۹۶

کمپوزنگ :.......... حامد (مجلس تحقیقات ندوہ لکھنؤ)

طباعت :.............. کاکوری آفسٹ لکھنؤ

قیمت :........................ دس روپے

ناشر

مکتبہ اسلام ۲/۵۴/۷ محمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

صاحب کلام

حضرت مولانا محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت دینی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور مظاہر علوم سہارنپور کے فارغ، کئی کتابوں کے مصنف، خواتین کے ماہنامہ رسالہ ''رضوان'' کے بانی مدیر اور مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے بھانجے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے مجاز بیعت وارشاد اور دین کے داعی، متبع سنت، عالم دین تھے، رائے بریلی

www.abulhasanalinadwi.org

میں بزرگوں اور عالموں کی بستی دائرہ شاہ علم اللہ میں پیدا ہوئے، آپ ۵۷ سال کی عمر میں ۱۳؍فروری ۱۹۸۲ء لکھنؤ میں مالک حقیقی سے جا ملے، مولانا محمد ثانی حسنیؒ کا گلدستۂ حمد وسلام ومناجات اپنے اندر جو تاثیر رکھتا ہے وہ محتاج بیان نہیں، یہ حمد وسلام ومناجات اس حیثیت سے ممتاز ہے کہ حمد میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ننانوے نام آئے ہیں، سلام میں سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ کا بیان ہوا ہے، اور مناجات میں قرآن وحدیث کی دعائیں ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

بسم الله الرحمن الرحيم

www.abulhasanalinadwi.org

حمد باری تعالیٰ

مع

اسمائے حسنیٰ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خدا صاحب عزّ و جاہ و حشم
صاحبِ عرش وکرسی لوح وقلم
بادشاہت تری کو بہ کو یم بہ یم
حمد تیری بیاں آج کرتے ہیں ہم

تیرے اللہ و رحمٰن ہیں پاک نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

ہر جگہ ہر نفس تو ہی تو، تو ہی تو
ہے تری جستجو ہے تری گفتگو
دونوں عالم کو تونے دیا رنگ وبو
تیرا جود وکرم سر بسر کو، بہ کو

اے خدا تیری رحمت جہاں میں ہے عام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو رحیم و مَلِک تیرے دونوں جہاں
سب پہ تیرا کرم سب پہ تو مہرباں
ہیں تصرّف میں تیرے زمان و مکاں
تو عیاں، تو نہاں، تو یہاں، تو وہاں

تو ہے قدّوس اور نام تیرا سلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تیرے سارے مَلک اور جن و بشر
مہر و ماہ و نجوم و فلک بحر و بَر
خار و گل ہائے تر اور سب جانور
سال و ماہ و شب و روز و شام و سحر

تو ہے سب کا خدا سب ہیں تیرے غلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تیرے اہلِ عرب، تیرے اہل عجم
تیرے فاقہ کش واہل دام ودرم
تیرے آگے سبھی سر کو کرتے ہیں خم
فضل سب پر ترا ہر نفس ہر قدم

تو ہے مومن، مہیمن بھی تیرا ہے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

اے خدا تو عزیز اور جبّار ہے
متکبر ہے تو اور ستّار ہے
تو ہے خالق تجھے خلق سے پیار ہے
تو ہے باری مصوّر ہے غفّار ہے

تیرے قہار و وہّاب و رزّاق نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تجھ کو فتاح کہتے ہیں اہل نظر
نام سے تیرے کھلتا ہے ہر بند در
تو علیم اے خدا سب کی تجھ کو خبر
سب کا تو دادرَس سب کا تو چارہ گر

تو ہمیشہ سے ہے اور رہے گا مدام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو مُعِزٌّ و مُذِلٌ و سمیع و بصیر
تو حَکَم اور عدل و لطیف و خبیر
چاہے کر تو امیر اور چاہے فقیر
تو ہے بے شک علی کل شیءٍ قدیر

ترے ہاتھوں میں دونوں جہاں کا نظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو ہے قابِض جسے چاہے کنگال کر
بے زر و مال کر چاہے بدحال کر
تو ہے باسِط جسے. چاہے خوشحال کر
تو ہے خَافض جسے چاہے پامال کر

تجھ کو کہتے ہیں رَافع خواص وعوام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو حلیم و عظیم و غفور و شکور
بخشتا ہے تو ہی علم و عقل و شعور
تجھ سے ہر دم ہے عفو و کرم کا ظہور
تجھ سے پاتا ہے تسکین دلِ ناصبور

اپنے بندوں کو کرتا ہے تو شاد کام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو نے بخشی غذا اور پانی ہوا
ہر مرض کی دوا دے کے بخشی شفا
دُور کرتا ہے تو ہی مصیبت سدا
کس زباں سے کریں شکر تیرا ادا

کیوں نہ تسبیح تیری پڑھیں صبح وشام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو نے بخشے ہمیں کان، بخشی زباں
چشم وقلب ودماغ اور دانائیاں
مال وعلم وعمل اور توانائیاں
زندگی و فراغ اور مکان و زماں

تیری ناشکری کرنا ہے ہم پر حرام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو علی و کبیر و حفیظ اے خدا
ذات تیری بڑی شان سب سے جدا
تیرے در کے بھکاری ہیں شاہ وگدا
بے سہاروں کی کشتی کا تو ناخدا

تو ہی کرتا ہے سب کی حفاظت کا کام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو مُقیت وحَسیب وجَلیل وکریم
تو رقیبُ ومجیب اور واسع حکیم
تو ہے مشکل کُشا لطف تیرا عمیم
دونوں عالم میں تیری ہے رحمت عظیم

ہیں ترے خوب رُو ہیں ترے مشک فام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

کوئی تیرا حبیبؐ اور تیرا خلیلؑ
تیرے تسنیم اور کوثر و سلسبیل
ہر نفس ہے لبوں پر یہ ذکر جمیل
اے خدا حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعم الوکیل

دونوں عالم ترے تیرا یومُ القیام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

گلستاں کے گُل ولالہ ونسترن
سَوسَن وجوہی بیلا گلاب وسمن
اور گلشن کے گُلہائے رشکِ چمن
ان کو پہنائے تو نے حسیں پیرہن

ان گلوں سے مہکتا ہے گلشن تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو ودود اور حمید اور باعث شہید
تو ہے حق ووکیل اے خدائے مجید
تو قوی ومتین و ولی و حمید
تو ہے مُحصی ہے مُبدی ہے تو ہے مُعید

تیرے ہر نام پر صدقہ عالم تمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

تو ہے مُحیی و مُمیت اور بے عیب ہے
حی و قیوم ہے عالم الغیب ہے
پاک ہے لاشریک ایک لاریب ہے
تجھ پہ ہم سب کا ایمان بالغیب ہے

تجھ کو حاصل ہے مولیٰ حیاتِ دوام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو ہے واجد تو ماجد تو واحد، اَحد
تیرے مجد وکرم کی نہیں کوئی حَد
بے نیازی کی ہے شان تیری صمد
بے سہاروں کی کرتا ہے تو ہی مدد

باعثِ خیر و برکت ہیں سب تیرے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

قادر و مقتدر سب پہ قادر ہے تو
تو مقدّم موٴخر ہے حاضر ہے تو
تو ہی ناظر ہے اول ہے آخر ہے تو
تو ہی ظاہر ہے باطن ہے قاہر ہے تو

تیرے اَوصاف میں کچھ نہیں ہے کلام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

سارے بندے ترے تو ہے سب کا الٰہ
سب رعایا تری سب کا تو بادشاہ
سب پہ رکھتا ہے ہر دم کرم کی نگاہ
سب کا والی ہے تو سب کو تیری پناہ

یا الٰہی تیرا متعالی ہے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

میرے اللہ تو سب کا معبود ہے
جن و انس و مَلک کا تو مسجود ہے
سب کا مطلوب ہے سب کا مقصود ہے
جو ہے نعمت تری غیر محدود ہے

برّ و تواب اور منتقم تیرے نام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو عفو و رؤف و حمید الخصال
مالک الملک تو، تجھ کو سب کا خیال
تیرے شَرق اور غرب وجنوب وشمال
تو ہے ربّ السّماوات اے ذوالجلال

تیرا اکرام ہے ہر نفس صبح وشام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

نام مقسِط ترا اور جامع ہے تو
تو غنی اور مغنی ہے مانع ہے تو
تو ہے مُعطی ہر اک غم کا دافع ہے تو
تو ہے مختار کُل ضارّ ونافع ہے تو

دونوں عالم کا کرتا ہے تو انتظام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

نور ہے تو تجھی سے جہانوں کا نور
تو زمینوں کا نور آسمانوں کا نور
تو مکینوں کا نور اور مکانوں کا نور
مہر و ماہ و نجوم اور زمانوں کا نور

تجھ کو کہتے ہیں ہادی سبھی خاص و عام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو بدیع السّماوات وربّ العُلا
نام باقی ترا تجھ کو حاصل بقا
تیرا وارث ہے نام سارا عالم ترا
تو رشید وصبور اے ہمارے خدا

تیری تسبیح پڑھتے ہیں ہم صبح وشام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

حمد تیری خدا ختم کرتے ہیں ہم
با دلِ مضطرب اور باچشم نم
عرض کرتے ہیں ہم کھا کے تیری قسم
حمد گر ہم کریں عمر بھر دَم بہ دَم

زندگی ہو تمام حمد ہو ناتمام
پاک تیری صفت پاک تیرا کلام

www.abulhasanalinadwi.org

درود وسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ رسالت مآبؐ اور شہِ دو جہاں
پاک نام آپ کا لے یہ گندی زباں
ہے مجال اس کی کیا اور جرأت کہاں
اک خیال آگیا اور آنسو رواں

سید وُلدِ آدم وہ خیر الانام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

کیسا وہ جوہرِ فرد پیدا ہوا
سارے عالم میں پھیلی ہے اُس کی ضیا
گُنگنانے لگے ہیں یہ اَرض و سَما
آگیا جان کون ومکاں آگیا

کہہ اُٹھے یک زباں رات دن صبح وشام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

آمنہ کا وہ پیارا وہ دُرِّ یتیم
بیکسوں کا سہارا وہ لُطفِ عمیم
سب کی آنکھوں کا تارا وہ ذاتِ کریم
جان ودل ماہ پارا وہ خُلق عظیم

جس کی ہر ہر اَدا واجب الاحترام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جس کی آمد سے بادِ نسیم آ گئی
رحمتِ حق کی ہر سُو گھٹا چھا گئی
چھا گئی اور پھر نور برسا گئی
غم کی ماری تھی دُنیا سکوں پا گئی

زندگی بھر پلایا محبت کا جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

کارواں گُم تھا تاریک اور رات تھی
خوفناک ایک جنگل تھا برسات تھی
ساری دُنیا تھی کیا بحرِ ظلمات تھی
بدحواسی تھی بگڑی ہوئی بات تھی

آ گیا ظلمتِ شب میں ماہِ تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

زندہ درگور ہوتی تھیں اُف لڑکیاں
کُفر خنداں تھا اور ظلم آتش فشاں
آگ کی ایک بھٹی بنا تھا جہاں
ظلم وہ! لے رہا تھا ہر اک سِسکیاں

بخشی مُردہ دلوں کو حیاتِ دوام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جاہلیت میں عورت تھی اک جانور
ٹھوکریں کھاتی پھرتی تھی وہ در بدر
راہ ومنزل سے اپنی تھی وہ بے خبر
کوئی اُس کا نہ تھا، شام تھی بے سحر

عورتوں کو دیا حُریّت کا مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جس نے کندن بنایا مسِ خام کو
جس نے قُرباں کیا حق پہ آرام کو
صبح سے جس نے بدلا ہر اک شام کو
سارے عالم میں پھیلایا اسلام کو

جس پہ نازل ہوا ہے خدا کا کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

معجزہ جس کا ادنیٰ تھا شقُّ القمر
جس کی آمد جہاں میں نسیمِ سحر
اس کی آمد نہ ہوتی جہاں میں اگر
ٹھوکریں کھاتی انسانیت در بہ در

لے کے آیا محبت کا دل کش پیام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

گالیاں جس نے دیں اُس کو تحفے دیے
زخم جس کے لگے، زخم اُس کے سیے
عافیت کی دعا مانگی سب کے لیے
کی جفا جس نے بدلے وفا سے دیے

جس نے سب کو پلایا محبت کا جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ خدا کا نبی خاتم المُرسلینؐ
مطلعِ نور تھی جس کی پیاری جبیں
ذات ایسی ملے گی بتاؤ کہیں؟
ہو جو اتنی عظیمؐ و وجیہہؐ وحسیں

جس کی ہر بزم، جسکے سبو، جس کے جام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جس پہ جانیں فدا، جس پہ قربان دل
آسمان وزمیں، رنگ وبؤ آب وگل
رہ گیا مٹ کے وہ، ہوگیا جو مُخِل
کفر بھی سرنگوں، شرک بھی ہے خَجِل

خاک پا کے برابر خواص وعوام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جس کی آمد سے پہلے تھے گھر گھر صنم
مرکزِ شرک سارا بنا تھا حرم
رکھ دیے شرک پر اپنے دونوں قدم
جس کی عظمت کے شاہد ہیں لوح و قلم

جس کا دونوں جہاں میں ہے اعلیٰ مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

پاک دامان وپاکیزہ قلب ونگاہ
اس کی عفّت پہ اپنے پرائے گواہ
کیمیا بن گیا جس پہ ڈالی نگاہ
رکھ دیا میٹ کر ہر خطا وگناہ

وہ عفیف وکریم اور عالی مقام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

حُسن ایسا نہیں جس کا کوئی جواب
وہ جبیں جو کہ ہے مطلعِ آفتاب
ایسے دنداں، ملی جن سے موتی کو آب
روئے انور کہ ہے گردتک ماہتاب

حُسن عالم اسی پر ہوا ہے تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ تبسم لبوں پر سراپا بہار
وہ تکلّم کہ جیسے گلوں کا نِکھار
کُھل گئی جو کبھی زلف بھی ایک بار
ہو گئی پھر ہوا اور فضا مشک بار

جس کی ہر سانس پر ہے تصدّق مشام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ رسولوں میں آخر جو مُرسَل ہوا
جس پر قرآن سارا مُنَزَّل ہوا
جس کا ہر لفظ و جملہ مُدَلَّل ہوا
دین اسلام جس پر مکمّل ہوا

ہو گئے جس پر دین و شریعت تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

تھا جہاں بحرِ ظلمات میں تہ نشیں
لات و عُزّیٰ کے آگے پڑی تھیں جبیں
اس پر صدقے دیا ہم کو دینِ مبیں
اس نے بخشی ہمیں ایک شرعِ متیں

جس نے سب کو بتایا حلال و حرام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

بات مانی جنھوں نے ستائے گئے
آگ کے فرش پر کچھ لٹائے گئے
کھینچ کر کچھ سرِ دار لائے گئے
حق کی آواز پھر بھی لگائے گئے

تھے خُبیبؓ اور خَبّابؓ جس کے غلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ صہیبؓ اور سلمانؓ و یاسرؓ، بلالؓ
زیدؓ و عمارؓ بھی خوش خیال و خصال
جن کو حاصل یقیں تھا تمام و کمال
جن پہ قربان شاہی جمال و جلال

ہیں اسی کے سبھی خو برو مشک فام
اس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

جن کی کوشش سے بادِ بہاری چلی
جن سے ہر شاخ گلشن کی پھولی پھلی
چٹکی اسلام کی جن سے ہر ہر کلی
وہ ابوبکرؓ و فاروقؓ وعثمانؓ ، علیؓ

جس کے ادنیٰ غلام فاتحِ مصر و شام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

فاطمہؓ پیاری بیٹی، حسینؓ وحسنؓ
پارۂ دل جگر گوشۂ جزوِ بدن
جن سے آراستہ ہے نبیؐ کا چمن
ہیں چمن کے گل ولالہ ونسترن

ایک ہے سیفِ حق ایک صُلح تمام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

وہ دیارِ نبیؐ رشکِ ارض وسما
پاک جس کی زمیں پاک جس کی فضا
جس کا شیریں ہے پانی معطّر ہوا
خاک کو جس کی کہتے ہیں خاکِ شفا

شوق ہے اس کی جانب چلوں تیز گام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

رشک تجھ پر ہے مجھ کو بہت اے صَبا
تو مدینہ کو جاتی ہے صُبح ومَسَا
ایک میں ہوں سراپا گناہ وخطا
کاش مجھ کو بھی حاصل ہو خاکِ شفا

میرے لب پر یہی رات دن صبح وشام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

آتشِ شوق ہے تیز سے تیز تر
میں ہوں گرم سفر ہر نفَس ہر نظر
ہے حسیں رہ گزر عشق ہے راہ بَر
روضۂ پاک ہے منزلِ معتبر

میری قسمت کہ ہوں زائر وہم کلام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

دیر سے کہہ رہی ہے درود وسلام
آگیا اے زباں فدویّت کا مقام
اب نبی مکرّمؐ کا لے پاک نام
ہاں مگر با ادب اور بصد احترام

جس کے صدقے میں عالم کا سارا نظام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ حبیبِ خدا، طاہر ومصطفےٰ
قاسمؐ وحامدؐ وجیہؐ ومرتضےٰ
صادق ورحمت وطیب ومجتبےٰ
طٰہٰ، یٰسین، مکی وہ خیر الوریٰ

وہ شفیع ومنیر وشہید وامام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ حجازی، تہامی، یتیم وغنی
وہ رؤف وبشیر ونذیر ونبی
وہ رسول ومذکّر امیں ہاشمی
وہ ہے اُمّی لقب اَبطحی، متقی

جس کے محمود، احمد، محمدؐ ہیں نام
اُس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

www.abulhasanalinadwi.org

مناجات

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا مالک آسمان وزمیں
صاحبِ لوح وکرسی وعرش بریں
ذکر تیرا مُبارک حیات آفریں
جانفزا ، دل کشا، دلکش ودلنشیں

پاک تیری صفت پاک تیرا ہے نام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

خالق دو جہاں ربّ کون و مکاں
جنّ و انس وَ ملک تیرے مِنّت کشاں
رحم کرتا ہے تو ہے بڑا مہرباں
تیرے در پر ہی ملتی ہے سب کو اَماں

تیری رحمت پہ قائم ہے عالم تمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں
کوئی تجھ سے بڑا اور برتر نہیں
کوئی تیرا شریک اور ہمسر نہیں
جو جھکے اور کہیں وہ مرا سر نہیں

پاک سب سے ہے تو اے خدائے انام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

دونوں عالم میں روشن ترا نام ہو
دن بہ دن ہر طرف غالب اسلام ہو
ہم سے یارب ترے دین کا کام ہو
بہتر آغاز ہو نیک انجام ہو

ساری دنیا میں جاری ہو حق کا نظام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

لمحہ لمحہ ہر انسان کی خیر کر
ہر نفَس ہر مسلمان کی خیر کر
دم بہ دم اہل ایمان کی خیر کر
قلب کی خیر کر جان کی خیر کر

عافیت سے رہیں سب خواص وعوام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

سارے محروم ومظلوم بے کس سقیم
بے سہارا غریب اور بیوہ یتیم
تیری رحمت کے محتاج ہیں اے کریم
ان غریبوں پہ فرما تو لطفِ عمیم

جو مسافر ہوں اُن کا سفر کر تمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو ہمارے عزیزوں کے دل شاد رکھ
ہر غم وفکر سے ان کو آزاد رکھ
اپنے رحم وکرم سے انھیں یاد رکھ
خیر وبرکت کے ساتھ ان کو آباد رکھ

ہم محلّہ کو یارب نہ رکھ تشنہ کام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

رحم والد پہ کر ہر نَفَس ہر قدم
والدہ پر ہمیشہ کر اپنا کرم
جن پر قرباں دل وجان کرتے ہیں ہم
جن کے قدموں تلے مُلک وجاہ وحَشَم

ان کو آغوشِ رحمت میں لے صبح وشام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

ان بزرگوں نے بچپن میں پالا ہمیں
لمحہ لمحہ انھوں نے سنبھالا ہمیں
غم اٹھا کر دکھوں سے نکالا ہمیں
ہر قدم ہر نفس دیکھا بھالا ہمیں

ان بزرگوں پہ یارب کرم کر مدام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

آل واولاد کو گھر کی زینت بنا
تو ہمارے لئے ان کو رحمت بنا
ٹھنڈک آنکھوں کی کر، دل کی راحت بنا
عمر بھر باعثِ خیر وبرکت بنا

تو بنا ہم کو مردانِ حق کا اِمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو بچا ان کو فتنوں سے آفات سے
ہر بُرے کام سے ہر بُری بات سے
ان کو محفوظ رکھ تو خرافات سے
ہوں نہ دو چار وہ سخت حالات سے

ہوں نہ گمراہ وہ اور نہ ہوں بے لگام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

اے خدا ہم کو مرد حق آگاہ کر
صاحبِ عقل وفہم وخود آگاہ کر
راہ دکھلا کے ہم کو نہ گمراہ کر
ہم سے یارب کسی کو نہ بے راہ کر

ہم سے لے زندگی بھر ہدایت کا کام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

ہم کو تو ان میں کر تو بہ کرتے ہیں جو
اور دل و جان سے تجھ پہ مرتے ہیں جو
ہم کو تو ان میں کر تجھ سے ڈرتے ہیں جو
تجھ کو شام وسحر یاد کرتے ہیں جو

ہم کریں پیرویِٔ رسولِ اَنام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

ہم کو یارب زبانِ گُہر بار دے
ہم کو حسن یقین، حسُنِ کردار دے
صدق واخلاص دے، درد وایثار دے
چشم بینا دے اور قلبِ بیدار دے

کر ہمیں خوبرو، خوش دل وخوش کلام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

علم دے رزق دے، ہر مرض دور کر
دل کو ذکرِ الٰہی سے معمور کر
ہر غم وفکر کو ہم سے کافور کر
تو ہے ستار ہر عیب مستور کر

دے خوشی ومسرت ہمیں صبح وشام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

نور ہے تو، ہمیں نورِ ایمان دے
نور ہے تو، ہمیں نورِ عرفان دے
نور ہے تو،ہمیں نور قرآن دے
نور ہے تو،ہمیں نور ہر آن دے

نور وہ جس سے روشن ہوں اعضا تمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

حُسن اخلاق دے حُسنِ اعمال دے
ہم کو ہوش و خرد دے زَر و مال دے
خیر و برکت ہمیں ہر مہ و سال دے
صحت و عافیت ہم کو ہر حال دے

کر ہمیں نیک خو، نیک دل، نیک نام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

شکر ہر دم کریں تیرے انعام پر
صبر سے کام لیں رنج وآلام پر
ہم جئیں تو جئیں دین اسلام پر
موت آئے تو آئے ترے نام پر

دین پر ہم کو ثابت قدم رکھ مُدام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

عمرِ وایمان میں بخش برکت ہمیں
دے شب وروز ذوقِ عبادت ہمیں
کر عطا نیک سے نیک عادت ہمیں
دے دعا مانگنے کی سعادت ہمیں

ہم کریں خدمتِ خلق کا اہتمام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

زُہد وتقویٰ کی نعمت ہمیں چاہیۓ
ہر نفس تیری الفت ہمیں چاہیۓ
نیک کاموں سے رغبت ہمیں چاہیۓ
دین ودُنیا کی عزّت ہمیں چاہیۓ

کر ہمیں صاحبِ عزم وعالی مقام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

کر سبکدوش تو قرض کے بار سے
فقر وافلاس کی ذلّت وعار سے
تو بچا ہر مصیبت سے آزار سے
ہر طرح کی فلاکت سے اِدبار سے

ہم مصیبت میں آئیں غریبوں کے کام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

ہم کو محفوظ رکھ بُخل ونِسیان سے
کفر وشرک ونفاق اور عِصیان سے
جھوٹ غیبت، حسد اور بہتان سے
سود ورشوت، غَصب اور طغیان سے

ہم بچیں کِبر و سُستی ریا سے مُدام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

نفس وشیطان سے ہم کو محفوظ رکھ
حاسد انسان سے ہم کو محفوظ رکھ
مُوذی حیوان سے ہم کو محفوظ رکھ
دشمنِ جان سے ہم کو محفوظ رکھ

تیرے حفظ واماں میں رہیں صبح وشام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

تو بچا ہم کو کم یابیِ مال سے
ضُعفِ پیری کے تکلیف دہ حال سے
فتنہ گر شر پسندوں کی ہر چال سے
تو بچا ہم کو تلبیس دجّال سے

سرکشوں کو الٰہی نہ کر بے لگام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

اے خدا ہر طرف ظلم کا راج ہے
جو ہے ظالم وہی صاحبِ تاج ہے
عدل پامال ہے رحم تاراج ہے
بے کسوں پر تشدد رَوا آج ہے

ظلم کرتے ہیں جوان سے لے انتقام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

بوجھ ہم پر نہ رکھ جس کی طاقت نہ ہو
کام وہ تو نہ لے جس کی ہمّت نہ ہو
اس جہاں میں ہماری بُری گت نہ ہو
غیر کے سامنے ہم کو ذلت نہ ہو

ساری دنیا ہمارا کرے احترام
ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

ناگہاں کوئی آئے نہ ہم پر بلا
غرق ہم کو نہ کر، آگ میں مت جلا
ہم نہ دَب کر مریں زلزلہ تو نہ لا
سخت امراض میں کر نہ تو مبتلا

دِق ہو یا بَرَص یا آکلہ یا جذام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

لب پہ کلمہ ہو جاری دمِ واپسیں
دل میں ہو تیرے عفو و کرم کا یقیں
وقت ہو جانکنی کا حَسیں سے حِسیں
ہاتفِ غیب ہو لب کشا ''آفریں''

دیں فرشتے ہمیں مغفرت کا پیام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

قبر میں روشنی ہو ترے نام سے
پیش منکر نکیر آئیں اکرام سے
تو بچا قبر میں ہم کو آلام سے
ہم قیامت تلک سوئیں آرام سے

بادِ رحمت کے جھونکے چلیں صبح وشام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

حشر میں کر نہ ہم پر عتاب اے خُدا
تو نہ لے سخت ہم سے حساب اے خُدا
تو نہ دے ہم کو کوئی عذاب اے خُدا
ہم پہ کر فتح جنّت کا باب اے خُدا

آگ دوزخ کی کر ہم پہ یارب حرام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

ہر نَفَس آبِ کوثر کا سَاغرَ ملے
لذّت دید روئے منوّر ملے
ہم کو جنّت میں قربِ پیمبرؐ ملے
تیرے دیدار کا لطف اکثر ملے

سَلسَبیل اور تَسنیم کے بخش جام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

اے خدا تیرے لطف وکرم پر نثار
تیری رحمت پہ، ہر ہر قدم پر نثار
عرش کرسی ولوح وقلم پر نثار
تیرے محبوب شاہِ امم پر نثار

اس مناجات کو کردے مقبول عام
تو ہمارا ہے مالک ترے ہم غلام

www.abulhasanalinadwi.org

کلیدِ بابِ رحمت

منظوم مناجاتوں کا مجموعہ

از: محترمہ خیر النساء بہترؔ
(والدہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ)

مکتبہ اسلام ۲/۵۴ ۔ ۷ احمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org